مکہ مکرمہ مین حفظ امن اہلحدیث کی تجویز کا پاپولر ہونا

(لائق توجہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ ریپورٹر)

(ہمارا اصلی مقصد اتفاق ہے پس جو اس اتفاق کا مانع ہو اس سے مخالفت عین اتفاق کی حمایت ہے)

اہلحدیث کے حفظ و امن کی تجویز جو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین بصفحہ (۳۳۶) درج ہو کر شایع ہوئی تھی وہ پاپولر اور عام پسند ہو گئی ہے۔

عوام و خاص و علما و اعیان گروہ اہلحدیث نے (جنمین بعض نواب و امرا بھی شامل ہین) اس تجویز کو پسند کر لیا ہے اور بذریعہ خاص خاص مراسلات اپنی توافق راے پر ہمکو مطلع کیا ہے بلکہ اس گروہ کے ارکان و اکابر اس فکر و تجویز مین ہین کہ اس تجویز کی منظوری کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا یا سکرٹری آف سٹیٹ سے درخواست کرین۔

رہے اُن کے فروع† مذہب مین مخالفین اور اہل اخبار نکتہ چین جن مین سب کے پاس اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ کی کاپیان بھیجی گئی تہین تو بہی اس تجویز کی مخالفت اور نکتہ چینی سے ساکت ہین جس سے ہم بحکم الخاموشی نیم رضا۔ اور السکوت فی معرض البیان بیان یہ استنباط کر سکتے ہین کہ وہ لوگ بہی اس تجویز سے ناخوش نہین اور اسمین سلطنت روم یا کسی اور مسلمان کا کوئی خرج و نقصان نہین سمجھتے

نکتہ چین اخباریون سے ہمارے علم مین صرف دو شخص ایسے ہین جنکو اس تجویز سے اتفاق نہین ہے۔ ایک اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکھنو (۲) اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ۔ سو یہ بہی اس تجویز مین کوئی پولٹیکل وجہ نا اتفاقی (جسکا گورنمنٹ پر کوئی اثر مضر ظاہر ہو) بیان نہین کرتے صرف مذہبی (اور وہ بہی اپنا ذاتی) بخار و غبار نکالتے ہین۔

اڈیٹر اخبار مشیر قیصر اپنے اخبار نمبر ۱۳ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵۔ اپریل مین ممبر گروہ اہلحدیث مولانا

---

† لفظ فروع مین یہہ اشارہ ہے کہ اصول مذہب مین یہ سب ایک ہین صرف بعض فروعات (جیسے رفعیدین و آمین بالجہر وغیرہ) مین انکا انکا اختلاف ہے۔

سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا غدر ۱۸۵۷ء مین شریک نہ ہونا اور اسکو معصیت و بغاوت اور عہد شکنی و بے ایمانی قرار دینا — اور اس عین طوفان بے تمیزی مین ایک لیڈی زوجہ مسٹر لیبن کی جان بچانا بحوالہ اشاعۃ السنہ بیان کرکے فرماتے ہین کہ "ہم خوب جانتے ہین کہ آپ خیر خواہ سرکار نصارٰی[†] نہین" — اور نیز مولوی رحمت اللہ صاحب و فلان حاجی صاحب (مفسدین و باغیان مفسدہ ۱۸۵۷ء کو مراد رکہتے ہین) کی مخبری کی ہے — اور سلطان روم کی تحقیر دونین کی ہے"۔

اور اڈیٹر **دار السلطنۃ** کلکتہ اپنے پرچہ نمبر ۲۴ جلد ۴ مطبوعہ ۲۹ مارچ ۱۸۹۸ء مین فرماتے ہین یہہ بہی گورنمنٹ کی بڑی خوش اقبالی ہے کہ مسلمانون مین خاطر خواہ نفاق پہیلایا جارہا ہے اسی نفاق کا باعث تہا جو ہندوستان ہاتہہ سے گیا — شاید اس حیلہ پر بہی اب گورنمنٹ کو رجوع کرینگے — سو کچہہ اندیشہ نہین گورنمنٹ خود متقر ہے کہ انمین نفاق نہ ہوتا تو یہ ملک ہاتہہ نہ آتا — اور بڑی خیر خواہی آپکی یہہ ہے کہ آپنے ۱۸۵۷ء کی ہہا دکا نقشہ اتار کر از سر نو گورنمنٹ کو دکہانا چاہا — بہلا ایسی خیر خواہی اور مخبری مین بہی آپ سرفراز نہ ہونگے تو اور کونسی کارروائی اس سے بڑہکر ہوگی — ان دونو مخالفین نکتہ چین نے جو مخالفت ظاہر کی ہے اُسکی نسبت گورنمنٹ یقین کرسکتی ہے کہ وہ کسی پولٹیکل وجہ پر (جو حق گورنمنٹ مضر ہو) مبنی نہین ہے — بلکہ اُن مخالفین نے تو اپنے زعم مین اس تجویز کو صرف گورنمنٹ کی خیر خواہی اور خوش اقبالی قرار دیدیا ہے — لہذا ہم گورنمنٹ کو یقین دلانے کا استحقاق رکہتے ہین کہ یہ تجویز اب موافقین و مخالفین کے نزدیک پوسفل اور پاپولر ہوچکی ہے اب گورنمنٹ از راہ دور اندیشی اسکیطرف ضرور توجہ کرے اور سلطنت روم سے اسباب مین خط و کتابت کرے خصوصاً اس حالتمین کہ اعیان گروہ اہلحدیث کی جانب سے اس استدعا کی متضمن درخواست پیش ہو۔

صاحب گورنمنٹ سے ریپورٹر سے امید ہے کہ وہ اس مضمون کو اچہی تفصیل سے گورنمنٹ کے گوش گذار کرینگے۔

یہہ تو اس مضمون کا اصل مدعا بیان ہوا — **اب اُن** حضرات نکتہ چین کی نکتہ چینی پر رائے زنی کی جاتی ہے کہ وہ بہی توجہ گورنمنٹ کے لائق ہے — مگر پہلے اپنے معاصرین (خصوصاً اپنے ہموطن دوست اڈیٹر اخبار

---

† لفظ سرکار متن مین ہے اور نصارٰی حاشیہ مین — بعلامت ن نسخہ

رفیق ہند سے جنہون نے اپنے پرچہ ۲۶- اپریل مین اہل اخبارات کی باہمی ناچاقی پر افسوس کیا ہے اور ایڈیٹر اخبار شیر قیصر کی اخبار میرٹھ کو باغی قرار دینے پر انکو (مصرعہ) این کار از تو آید و مردان چنین کنند کا مصداق ٹھہرایا ہے سے **معافی** مانگتے ہین اور اسمین اپنا یہہ **عذر** پیش کرتے ہین کہ وہ لوگ ہمکو کھلم کھلا مخبر و مفسد قرار دیتے ہین پس اگر ہم اسکے جواب مین کچھہ نہ بولین تو کیا اپنا مخبر و مفسد ہونا ناحق تسلیم کرلین - اسکے بعد گذارش پرداز ہین کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ اہلحدیث کو مفسدہ ۵۷ء کو بغاوت قرار دینے اور اسمین خود شریک نہ ہونے اور ایک لیڈی کی جان بچانے کو ایڈیٹر شیر قیصر کا خیرخواہ نصاری قرار دینا یہہ معنی رکھتا ہے کہ ایسے کامون مین اور ایسے موقعون پر گورنمنٹ کی خیرخواہی مذہب نصاری کی خیرخواہی و تائید ہے جو اسلام کے مخالف اور ناجایز امر ہے - اور اگر وہ اس کلام سے یہہ معنی مراد نہ رکھتے اور غدر ۵۷ء مین شریک ہونے اور اسکو بغاوت و معصیت قرار دینے اور اس لیڈی کی جان بچانیکو وہ جایز طور پر سرکار کی خیرخواہی سمجھتے تو لفظ نصاری جو گورنمنٹ کا مذہبی ایڈریس ہے اسموقعہ پر قلم مین نہ لاتے - اور اس معنی کر یہہ کلام گورنمنٹ سے عداوت اور ملک کو بغاوت کی ہدایت اور مذہب اسلام سے مخالفت نہین تو کیا ہے اور اسپر انکو بمقابلہ اخبار میرٹھ اپنے اخبار مطبوعہ ۱۵- اپریل مین یہہ دعوی کرنا کہ لکھنؤ مین ایسا کوئی اخبار نہین جسکو گورنمنٹ انگریزی سے دلی عداوت ہو کب زیبا ہے - اور خود مدعی اسلام ہونا اور خیرخواہان گورنمنٹ کو مخالف اسلام قرار دینا کیونکر روا ہے -

انکو اگر مسئلہ جہاد یا غدر ۵۷ء یا خیرخواہی گورنمنٹ نصاری (جسکی ظل حمایت و رعایت مین مسلمان با امن آباد ہون) کی نسبت حکم اسلام سے ناواقفی ہے تو آپ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ کو اور ان نمبرون کو جنکا اس صفحہ کے نوٹ مین ذکر ہے ملاحظہ فرمائین - اور اگر آپ ان احکام اسلام سے واقف ہو کر ان پر یقین نہین رکھتے تو پھر آپکو حلال نہین ہے کہ ایک دم بھی اس گورنمنٹ مین جسکو نصاری سے تعبیر کرتے ہین اوقات بسر کرین - بلکہ آپکے خیال کے رو سے آپ پر فرض ہے کہ اس دار الحرب سے ہجرت کرکے معہ پریس وہان تشریف لیجاوین جہان آپ کے مہاجر مولوی رحمت اللہ (مفسد و باغی ۵۷ء) تشریف لیگئے ہین - وہان بیٹھکر اسی اخبار شیر قیصر کے ذریعہ جو جی مین آوے بلا دقت با مداہنت پھیلاوین -

آپکا یہ فرمانا کہ تمنے مولوی رحمت اللہ وغیرہ یا عیان شیعہ کی مخبری کی - اسکا جواب ہم
ٹیٹل پیج اشاعۃ السنہ نمبر ۱ مین دیچکے ہین پہر اس اعتراض کا اعادہ فتوت تو نہین ہے اور اگر
آپنے یہ سمجھ لیا تہا کہ اشاعۃ السنہ کو ہماری ناظرین اخبار کہان دیکہتے ہونگی تو یہ اور بہی شرم کی بات ہی
جو چیز چہپ کر شہرہ ہو جادی وہ کہین چہپی رہسکتی ہی لیجیے ہم پہر وہی جواب عرض کرتے ہین - اشاعۃ السنہ
نمبر ۱ کے ٹیٹل پیج کی معروضات کی دفعہ ۴ مین ہمنے کہا ہی ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات
مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہی اسسے بہی اپنے ہی ضرر کی مدافعت مدنظر ہی جو شخص اسکو مسلمانون کی ضرر رسانی
سمجہی یا مخبری قرار دی وہ پہلی اکمل الاخبار دہلی نمبر ٦ ہم جلد ۱۸ - اور شیر قیصیر نمبر ۲ جلد ۸ اور رسالہ انتظام المساجد
اور رسالہ جامع الشواہد زر در و ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکہی کہ پہلی کس نے مسلمانون کو باغی اور مفسد
اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہی اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہی پہر جو کہنا ہو سو کہیے
اب اگر اسکی آپ تفصیل لوگون کو سنانی چاہتے ہین تو ہمکو اس سے بہی دریغ نہین آپنے اخبار نمبر ۲ جلد ۸
مین اہلحدیث کی نسبت فرمایا ہی کہ وہ گورنمنٹ کی باب مین کچہہ اور ہی ارادہ رکہتے ہین اور اسکی حاشیہ مین
کہا ہی جیسا کہ حکام کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہی اور اکمل الاخبار کی نمبر ٦ ۴ جلد ۱۸ مین اہلحدیث کی نسبت
کہا ہی کہ ہندوستان مین ان مٹہی بہر مفسدون اور باغیون کے کہنے سے (گورنمنٹ) پانچ کروڑ مسلمانون
کو باغی کردی اور رسالہ جامع الشواہد اور انتظام المساجد کی عبارتین نمبر ۱ مین بصفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ منقول
ہو چکی ہین - اب **فرمائیے** مسلمانون کی مخبری کس نے کی - آپ اگر اس جرم سے بری ہین اور جو کچہہ
ہمنے آپکی اخبار یا اکمل الاخبار دہلی سی نقل کیا ہے اسکا غلط نقل کیا ہی - تو آپ پہلی مخبرون اور جہوٹون پر
لعنت کہین اور ہم اسپر مثل باد اور آمین بالجہر کہنے کو حاضر ہین -

یہی ایڈیٹر دار السلطنۃ کلکتہ کی دعوی مخبری کا جواب ہی اور جو اس **نے** اور سخت
کلامیان کی ہین اسکا ہم کچہہ جواب نہین دیتے - ہم سے پہلی ایک ثالث ہم عصر ایڈیٹر اخبار کوہ نور لاہور
نے جو اسکا جواب دیا ہی اسکو ناظرین کی انصاف کی امید سی نقل کردیتے ہین - آپ فرماتے ہین
اتنی زیادتی بہی چاہیے

۲۹- مارچ کے اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نے کچھہ ادہر تین کالم **مولوی محمد حسین** لاہوری کے عنوان سے لکھکر جتایا ہے کہ مولوی صاحب موصوف اہل اسلام مین فساد کی ترقی دینے والون بلکہ بانیان فساد مین **اول** نمبر ہین اور انکی اشاعت السنہ کو اشاعۃ النفاق کے نام سے نامزد کر کے بہت سی پرجوش بحث ان کی اور ان کے استاد مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی کے مذہبی عقاید پر کی ہے جسپر یہہ دو نو مقلد اور غیر مقلد بزرگوار آپ ہی بہگت لین گے۔ مگر ہماری اپنی گذارش تو نکتہ رس معاصرین سے صرف اسیقدر ہے جسکو پہلے بہی بمراتب التماس کر چکے ہین کہ جہانتک ممکن ہو کبہی **ذاتیات** سے بحث نہ کی جاے اور نہ وہ کسی اخبار کو (جبکہ وہ سب ہندو مسلمان اور عیسائیون کے ساجہی کا مال ہونے سے محض ایک ملکی اخبار تسلیم کیا گیا ہے) مذہبی چہیڑ چہاڑ کا آلہ بنائین ایسی مقتدا یا کسی کے لیے تو کچہہ وہی قومی رسالے یا خاص قسم کے اخبار موزون معلوم ہوتے ہین۔ جو مرحوم تہذیب الاخلاق یا نور افشان لدہیانہ یا گیور کہشا کے بجواڑہ کیطرح اپنی اغراض کی اشاعت کے بعد اُنہی اغراض سے نامزد کردئے ہون۔ ایک ملکی اخبار مین اور پہر وہ بہی اڈیٹوریل کے ذیل مین ایسی دور از مصلحت کج بحثیون کا درج کرنا وقایع نگاری کی پولیٹکل شریعت مین گناہ کبیرہ سے کم نہین ہے۔ جس سے ملکی اخبارون اور اصلاحون اور انتظامون یا اخلاقی ترقیات کی تدابیر کے عوض آپسمین شکر رنجی یا ایک دو ہم خیالون کی جی خوش کردینے کے سوا کوئی نیک نتیجہ نکل نہین سکتا۔ ایک ایسا ناکارہ جوش جو کسی مہذب گروہ کی انسان سے لام کاف نکالنے مین ظاہر ہو صرف نفرت و کراہت ہی کی بنیادون کو مضبوط نہین کرتا۔ بلکہ (دور از حال دوستان) کبہی کبہی اس سے انسان ایسا ریوڑی کے پہیر مین آجاتا ہے کہ توبہ ہی بہلی۔ دار السلطنت جیسے اخبار سے جسکا مقام اشاعت ایک صاحب التعظیم دار الامارت ہندوستان کے لیے ہی بعید ہے کہ وہ کسی سے اولجہا پسند کرے۔ بلکہ ہم تو اس فن شریف کے چمنکدہ مین اپنی تمام ننہے پودے انکی عمدہ نشونما اور نشوونما

ہونے کے لئی بہی رفیقانہ صلاح دیتے ہین کہ وہ اپنی رفتار و گفتار مین سلاست روی اختیار کرین اور ہرچہ بر خود مپسندی بر دیگران مپسند کو اپنا دستور العمل بنائین — ورنہ کچہہ دہی پاجی - مخالف - چڑ کٹے - بد وضع - اوباش - لچے - لُچّے - نالایق شہدہ مزاج وغیرہ وغیرہ کہنا نہین جانتے

دہن خویش بدشنام میالا صائب کاین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

ہم مطلق شوخی تحریر کے مانع و مزاحم نہین ہین بلکہ جب کسی امر کے نتیجہ کی برائی بہلائی کا فیصلہ کرکے شوخ قلمی کو مہذب پیرایہ مین ظاہر کیا جاوے تو ہم دل سی ایسی تحریر کو پسند کرتے ہین لیکن وہ سب الفاظ یا اُس قسم کے الفاظ جو ایک رفیق ہمعصر کے خیال کا نمونہ اور آنکی ایک ہی مضمون سی ہمنے بطور مشتے نمونہ خروارے نقل کئے ہین بہت ہی نازیبا اور وقایع نگاری کے مسلک کے خلاف ہی - جسکا معیار یہی ہے کہ اگر وہ اپنے لئے انہین پسند نہین کر سکتے تو ضرور وہ سب کے نزدیک بہی ناپسندیدہ ہین جسکی اصلاح بہت ضروری ہے - اگر کسے ایسے ویسے مضمون کے لکہنے کے بعد اسکی نظر ثانی کی بہی تکلیف گوارا کیجایا کرے اور ساتہہ ہی اتنا خیال بہی التزاماً ہونا ہی کہ اُسوقت راقم مضمون اسکو نہین دیکہہ رہا ہے بلکہ کسی بڑے سے بڑے حریف یا نکتہ چین کی نظر اُسپر پڑ رہی ہے اور اس صورت مین جن الفاظ یا عبارات کی نسبت یہہ احتمال ہوتا ہو کہ حرفا کو اُنپر انگشت نمائی کا موقع ملیگا - اور پہر اُنکی حک و اصلاح بہی کر دی جائیگی تو ہمین امید نہین کہ کبہی کوئی فی نکل سکے " (کوہ نور نمبر ۱۴ جلد ۴۳ مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۸۹۳ء)

اس جواب کے جواب یا آیندہ ہماری کسی بات کے جواب مین اڈیٹر دار السلطنت کلکتہ سخت کلامی سے پیش آوین گے تو ہم بہی جو کچہہ مناسب نظر آیا سنائینگے **بالفعل** باقتباس کلام اپنے ہمعصر اڈیٹر کوہ نور لاہور کے اتنا کہتے ہین کہ یہہ اخبار جس کے اڈیٹر کے ایسے خیال ہین دار السلطنت کلکتہ سے شایع ہونیکے لایق نہین ہے اسمین کلکتہ کے

نام کو بٹہ لگتا ہے - یہہ دہلی ہی سے جہان کا اس کا مشتہر (یا پرویرائٹر) رہنے والہ ہے اور وہ قدیم سے فتنہ و فساد کا معدن و منبع ہے شایع ہونیکے لایق ہے - اور اگر اسکے اس قسم کے خیالات کہ دو مسلمانون کا باہمی تفرقہ گورنمنٹ کی خوش اقبالی ہے اور گورنمنٹ اسباب کی خود مفر ہے گورنمنٹ کے نزدیک پسندیدہ و خیر خواہانہ خیالات ہین تو اس اخبار کو اور ترقی دینی چاہئیے - گورنمنٹ اسکے پریس کو لنڈن مین بلالے اور وہان سے یہ اخبار دار السلطنت لنڈن کے نام سے شایع ہوا کرے -

اخیر مین ہم اسبات پر افسوس اور حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہین کہ آیا اس قسم کے مضامین کو صاحب گورنمنٹ رپورٹر اور پولٹیکل عہدہ دار گورنمنٹ گورنمنٹ مین پیش نہین کرتے - یا پیش ہو کر معرض بحث و غور مین نہین آتے -

ہمارے فیاض و ہمدرد عزیز و یسرائے لارڈ رپن بالقابہ نے اخبارون کو آزادی تو دی ہے مگر ایسے مضامین کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی نصاریٰ کی خیر خواہی ہے اور گورنمنٹ مسلمانون کی باہمی تفرقہ کو اپنی خوش اقبالی سمجھتی ہے کیطرف بے التفاتی و کم توجہی ہرگز پالیسی گورنمنٹ کے موافق نہین ہے - یہ مضامین کبھی نہ کبھی برا اثر دکھاینگے مسلمانون کو خیر خواہی و اطاعت گورنمنٹ سے منحرف کردینگے - آیندہ گورنمنٹ خود دانا ہے -

امور مملکت و ملک خسروان دانند
گدائی گوشہ نشینی تو حافظا مخروش